



OPEN ACCESS

Al-Azva الاضواء

ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904

Volume 37, Issue, 58, 2022

www.aladwajournal.com

معاصر خانقاہی نظام میں خانقاہ سراجیہ کے امتیازات

Distinctions of Khānqah Sirājīyyah in the contemporary Monastic system

Abdul Ghaffar (corresponding author)

Lecturer, Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of
Bahawalpur, Pakistan

Hafiz Abdul Majeed, Assistant Professor,

HOD, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University
D.I.Khan.Pakistan

Abstract

KEYWORDS

Reforming Society,
Khānqah, Zikr,
Naqshbandīyah,
spiritual asceticism.



Date of Publication:
30-12-2022



Mawlānā Abul Sa'ad Ahmed Khan's sincerity, piety, adherence to the sunnah of the prophet and simplicity in his lifetime made this monastery a unique city in the subcontinent and a centre of universal growth and guidance. Gave after him Mawlānā Abdullah Ludhianvi, Khwāja Khan Muhammad and Khwāja Khalil Ahmad continued his mission. In addition to reforming the human population, the shuyūkh of this monastery have been following the sunnah of the prophet, reforming society, promoting education, preserving the belief at the end of prophethood, patronage of madrassas and religious parties, charitable work and promoting Naqshbandiyya. And the emperors and officials have done their best to play their role in the implementation of the Islamic system and the establishment of the justice system in the country. Mashaikh of the monastery broke the intellectual statement of the religious schools by imparting practical training, Self-purification, spiritual asceticism, religious support, prophetic politics and modern insights. On the other hand, volunteer religious services and selfless sacrifice to bring the right path to the people, as well as the public meetings, strong character and perseverance religious influenced by

source. Through his voluntary religious services and selfless sacrifices, he tried to bring them to the right... In this way, these gentlemen addressed the masses through Zikr, strong character and religious perseverance, influenced by the source

تمہید

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت کے حوالے سے خانقاہوں کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ ان خانقاہوں نے بلا تفریق رنگ و نسل اور قومیت کے اسلام کی حقانیت کے گہرے نقوش اس خطے پر چھوڑے۔ انہی خانقاہوں میں سے ایک "خانقاہ سراجیہ کنڈیاں" بھی ہے جس نے اس خطے کے مخصوص حالات میں حجروں میں گوشہ نشین ہونے کے بجائے علمی، روحانی، مذہبی اور سیاسی تحریکوں کی سرپرستی و راہنمائی کر کے عملی کردار ادا کیا۔ یہ خانقاہ بنیادی طور پر مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ایک کڑی ہے۔ اس خانقاہ کے مشائخ نے انسانی نفوس کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مذہبی تعلیم کی ترویج، اطاعت الہی و سنت نبوی ﷺ کی اتباع، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، مدارس اور دینی جماعتوں کی سرپرستی، رفاہی کاموں، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے فروغ، امراء و حکام کو خط کتابت کے ذریعے دعوت اسلام اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ اصلاح معاشرہ اور احیائے دین اسلام کے لئے ہر زمانے میں کسی نہ کسی صاحب کردار ہستی کو منتخب کیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا¹۔ خانقاہ کے اکابرین نے پاکستان میں دین اسلام کی اشاعت و خدمت اور اصلاح معاشرہ کے لیے بڑا نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی طرح انہوں نے شریعت، طریقت اور سیاست کو بھی باہم مربوط کر کے پیش کیا۔

دریائے سندھ کے مشرقی کنارہ سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر بے آب و گیاہ صحرائی وادی میں ایک صدی قبل 22-1920ء بمطابق 38-1440ھ راجپوت تلوکر قبیلہ کے معزز و معروف زمیندار مستی خان کے صاحبزادہ مولانا ابوالسعد احمد خان نے اپنے پیر و مرشد خواجہ سراج الدین موسیٰ زئی شریف کے حکم پر مرکز شد و ہدایت کی بنیاد رکھی۔ یہ مرکز کنڈیاں جنگل ضلع میانوالی سے اڑھائی میل کے فاصلے پر ملتان کی طرف جانے والی ریل پٹری سے چھ سات فرلانگ کے فاصلے پر درختوں کے خوبصورت و حسین جھنڈ میں واقع ہے۔² یہ مرکز چشمہ پاور پلانٹ کے بالمقابل واقع ہے۔ درمیان میں چشمہ جہلم لنک کینال ہے۔ یعنی ایک طرف خانقاہ سراجیہ ہے اور دوسری طرف چشمہ پاور پلانٹ ہے۔

بانی خانقاہ مولانا ابوالسعد احمد خان نے بہترین انداز میں ظاہری علوم اور باطن کی اصلاح کے لئے تمام ذرائع و وسائل کا استعمال کر کے اس کو منفرد، شہرہ آفاق اور ہمہ گیر ادارہ بنایا۔ یہ خانقاہ جہاں دینی علوم کی ایک معیاری درس گاہ کا کردار ادا کرتے نظر آتی ہے، وہاں دین اسلام کے اہم اور دقیق مسائل کی تنقیح و تحقیق کے لئے خوشگوار پرسکون ماحول میسر کیے ہوئے ہے۔ یہ مذہبی تعلیم اور تزکیہ نفس کی ایک منفرد تربیت گاہ ہے، جس میں جید علمائے کرام سے لے کر عوام کے ہر طبقے کے لوگ ظاہری و باطنی تربیت سے آراستہ ہوئے اور منصب رشد و ہدایت پر فائز ہو کر ملک کے گوشے گوشے میں پھیل گئے۔ ان میں سے کچھ حقیقت تصوف و سلوک کا عرفان حاصل کر کے مشائخ طریق بھی بنے۔ خانقاہ سراجیہ کا حلقہ ارادت عوام سے لے کر علمائے کرام اور جدید تعلیم یافتہ طبقے تک پھیلا ہوا ہے۔ اندرون اور بیرون ملک سے ہزاروں طالبین حق و سالکین اس خانقاہ سے منسلک ہو کر تربیت باطنی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ مشائخ خانقاہ نے دین کی اشاعت کے حوالے سے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس خانقاہ کو معاصر خانقاہی نظام میں مندرجہ ذیل چیزوں میں انفرادیت حاصل ہے:

1- مسجد احمد خان

خانقاہ سراجیہ کی انتہائی خوبصورت اور عظیم الشان مسجد کی تعمیر کا آغاز 1920 میں ہوا۔ مسجد نقش و نگار کے لحاظ سے ترک اور مغلیہ طرز تعمیر کی عکاس ہے۔ حافظ لدھیانوی لکھتے ہیں کہ مسجد کی تعمیر خدا جانے کس بے پایاں خلوص سے کی گئی کہ مسجد بقعہء نور بن گئی ہے.... مسجد میں داخل ہوتے ہی ایک پاکیزہ ماحول، ایک مقدس فضاء اور ایک روحانی کیفیت کا احساس ہوتا ہے.... یوں تو لاکھوں روپے کے خرچ سے خانہ خدا کی تعمیر ہوتی ہے، سنگ مرمر کی سلوں، خوبصورت کتبوں، منقش درودیوار سے مسجد کو آراستہ کیا جاتا ہے مگر بعض مساجد کو دیکھنے سے اس میں سجدہ ریز ہونے والوں، تعمیر کرانے اور کرنے والوں کے خلوص کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ ایک ایک اینٹ، ایک ایک پتھر ان کی خانہ خدا سے محبت کا نشان بن جاتا ہے۔ مجھے ایسا ہی احساس خانقاہ سراجیہ کی اس خوبصورت مسجد کو دیکھ کر ہوا۔³

مولانا ابوالسعد احمد خان نے مسجد کی تعمیر کے آخری مراحل میں اپنے متوسلین کو فرمایا تھا کہ انشاء اللہ ہماری مسجد قیامت تک آباد رہے گی اور دروازوں سے لوگ اسے دیکھنے کے لئے آیا کریں گے۔ مزید یہ بھی فرمایا تھا کہ یہاں نماز جمعہ بھی پڑھی جائے گی۔⁴ مولانا ابوالسعد احمد خان کی پیشگوئی نوے سال بعد پوری ہوئی۔ مفتتان کرام سے مشورہ کے بعد 19 جمادی الثانی 1432ھ / 11 مئی 2011 سے یہاں نماز جمعہ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

اس وقت خانقاہ شریف پر جو عظیم الشان، وسیع و عریض اور پرشکوہ مسجد موجود ہے یہ اسی ابتدائی مسجد کی جگہ ہے۔ جس میں وقتاً فوقتاً تعمیر ہوتی رہی ہے۔ اس مسجد کے درودیوار اور دالان و صحن کے علاوہ سامنے کی دیواروں،

چھت، گنبدوں اور میناروں کے مرصع و مرتع اور دیدہ زیب کام کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مسجد کی اندرونی چھت گراں قدر فانوسوں سے سجی ہے۔⁵ خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے مسجد کی تزئین و آرائش میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔ برآمدہ کو شیشے کے دروازے لگو کر مکمل ہال کی شکل دے دی گئی ہے اور ایئر کنڈیشن نصب کر دیئے گئے ہیں۔ مسجد کا ہال اور برآمدہ چار چار صفوں پر مشتمل ہے اور ہر صف میں تقریباً چالیس لوگوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ مسجد اور ہال کے اندر تقریباً ساڑھے تین سو لوگوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ مسجد کا صحن کشادہ، وسیع اور اونچا ہونے کی وجہ سے ہوادار ہے۔ صحن میں دو سائبان بھی سایہ کے لیے نصب ہیں۔ صحن میں اٹھارہ صفیں بنتی ہیں۔ شمالی طرف تسبیح خانہ اور مہمان خانے کے سامنے والی خالی جگہ کو، جنوبی طرف کی خالی جگہ کو اور مسجد کے صحن کے سامنے والے خالی میدان اور راستہ کو صفیں بچھا کر نماز کے لیے عیدین کے موقع پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تقریباً دو ہزار لوگ ایک وقت میں اس مسجد میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔

2- جامعہ عربیہ سعودیہ

برصغیر پاک و ہند کے نظام تعلیم میں مسجد، مدرسہ اور خانقاہ انتہائی اہمیت کے حامل رہے ہیں اور یہ تینوں انسانی شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ مدرسہ علم، مسجد عبادت اور خانقاہ تزکیہ نفس کی تربیت کی ذمہ دار تھی۔ مسلم تہذیبی روایت میں یہ تینوں ایک دوسرے سے الگ نہیں۔ مولانا ابوسعید احمد خان نے انہی تین ستونوں مسجد، خانقاہ، اور مدرسہ کے باہمی ربط کو قائم رکھتے ہوئے تھل کے ریگستان میں مدرسہ تعلیم القرآن 1338ھ / 1920ء میں قائم فرمایا۔⁶ انسانی شخصیت کی تعمیر اور کردار میں پختگی کے لئے مسجد، مدرسہ اور خانقاہ کے ذریعے جدوجہد کا آغاز فرمایا اور مختصر وقت میں ایسے رجال کار تیار فرمائے کہ جنہوں نے اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا ابوسعید احمد خان نے اپنی وصیت میں تحریر فرمایا کہ اس مدرسہ کے متولی اور مہتمم بھی مولوی محمد عبداللہ ہوں گے۔ حتی الوسع اس مدرسہ کے قیام و بقاء بلکہ توسیع و ترقی کی کوشش کی جائے۔⁷

دوسرے سجادہ نشین مولانا عبداللہ لدھیانوی نے اسی نہج پر اس مدرسہ کو چلایا، جس کی وصیت ان کے شیخ مولانا ابوسعید نے کی تھی اور اسے قرآن و حدیث اور دیگر علوم و فنون کی تعلیم کا مرکز بنا دیا۔ علامہ طالوت لکھتے ہیں کہ مدرسہ عربیہ سعودیہ میں دن رات قرآن و حدیث کی تعلیم جاری تھی اور عام مدارس کے نظم کے برخلاف اس میں نہ مدرسین معین تنخواہ کی ضرورت سمجھتے تھے اور نہ طلبہ کے طعام و قیام کے انتظام کے لئے کسی قسم کا کوئی چندہ لیا جاتا تھا۔ میں جب وہاں گیا ہوں تو مدرس مولانا مفتی عطا محمد صاحب تھے جو ایک عالم تبحر ہونے کے علاوہ بہت بڑے

فقہہ بھی ہیں اور تدریس کیساتھ ساتھ خانقاہ کے افتاء کا کام بھی ان کے سپرد تھا۔ چونکہ خلوص و للہیت تھی اس لئے تنخواہ کچھ بھی نہیں جو کہ حضرت نے مناسب سمجھا عنایت فرمادیا اور جو کچھ مل گیا وہ گویا ضرورت کے لئے کافی تھا۔⁸ موجودہ سجادہ نشین خواجہ خلیل احمد مدظلہ کی شبانہ روز کاوشوں کی بدولت 1532ھ / 2011ء سے یہ مدرسہ تعلیم القرآن سے "جامعہ عربیہ سعیدیہ" ہو گیا ہے اور باقاعدہ دورہ حدیث کی کلاس کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ جامعہ کا الحاق باضابطہ طور پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ ہے۔ خواجہ خان محمدؒ کی خصوصی دعاؤں کے نتیجے میں جامعہ کی نئی وسیع و عریض خوبصورت دو منزلہ عمارت مارچ 2014ء میں پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔ اب یہ مدرسہ جدید سہولیات سے آراستہ اور دینی و عصری تعلیمات کا مرکز ہے۔ خواجہ خلیل احمد مدظلہ اس ادارہ کے مہتمم اور مولانا عصمت اللہ ناظم تعلیمات شعبہ کتب ہیں۔ خواجہ خلیل احمد باقاعدگی سے طلباء کے ماہانہ نتائج خود دیکھتے ہیں اور اساتذہ و طلباء کرام کو ان کی بہتر کارکردگی پر انعامات سے بھی نوازتے ہیں۔ یہ ادارہ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں رجال تیار کر رہا ہے:

2.1- شعبہ درس نظامی

جامعہ ہذا کا یہ سب سے اہم اور مرکزی شعبہ ہے۔ اس میں وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق درجہ متوسطہ سے دورہ حدیث تک تمام درجات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ قابل اور ماہر اساتذہ طلباء کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں مصروف ہیں۔ اس شعبہ میں ڈیڑھ سو سے متجاوز طلباء کرام زیر تعلیم ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبد الرحیم اور مفتی حسین احمد اس شعبہ کو بہترین انداز میں چلا رہے ہیں۔

2.2- شعبہ تجوید و قرأت

قرآن مجید کو ترتیل سے پڑھنے کے لئے دو سالہ تجوید و قرأت کا کورس وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق پڑھایا جاتا ہے۔ ماہرین فن تجوید شب و روز اس مقصد کے لئے محنت فرما رہے ہیں۔ اس شعبہ میں تقریباً پچاس طلباء کرام زیر تعلیم ہیں۔ قاری مفتاح الاسلام اس شعبہ کے روح رواں ہیں، جو بڑی محنت سے دور دراز سے آئے طلباء کو قرأت کی تربیت فراہم کر رہے ہیں۔

2.3- شعبہ تحفیظ القرآن الحکیم

جامعہ کے اس شعبہ میں طلباء کو قرآن مجید حفظ کرنے اور حفاظ کی منزل کی پختگی کے لیے گردان کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ اس شعبہ میں تقریباً دو سو سے متجاوز طلباء کرام زیر تعلیم ہیں۔ چھ سیکشن ہیں۔ مفتی اسامہ رمضان اس شعبہ کے انچارج ہیں۔

2.4- شعبہ علوم عصریہ / ابوالخلیل ہائی سکول ایجوکیشن سسٹم

شعبہ ہذا کی بنیاد 38-1437ھ بمطابق 2016ء میں رکھی گئی، جس کے انتہائی حوصلہ افزا نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ اس شعبہ کے تحت تین سال میں حفظ اور مڈل لیول کی تعلیم ساتھ ساتھ ممکن ہوئی ہے۔ اب قرآن مجید کی گردان کے ساتھ نہم اور دہم کلاس بھی شروع کی جا رہی ہے۔ یہ ادارہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا سے رجسٹرڈ ہے۔ طلباء میں عصری علوم میں استعداد پیدا کرنے کے لئے زبان دانی (عربی، اردو، انگلش) پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ شعبہ میں داخلہ کی بنیادی شرط کلاس پنجم پاس ہونا ہے۔ پرائمری لیول کے امتحانات ختم ہونے کے بعد نئے داخلے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طلباء کو کمپیوٹر لیب اور ڈیجیٹل لائبریری سے بھرپور استفادہ کا موقع دیا جاتا ہے۔ طلباء کو اسباق سے متعلقہ تعلیمی اور معلوماتی ویڈیوز دکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ سکول کے اوقات کار نماز ظہر تا نماز عصر مقرر ہیں۔ سائنس لیب مع مکمل آلات و کیمیکل دستیاب ہے۔ مولانا نبیل احمد اس شعبہ کے انچارج ہیں۔

2.5- دارالافتاء

جامعہ کا یہ شعبہ بڑی اہمیت کا حامل ہے، جس میں لوگوں کو پیش آمدہ مسائل کا شرعی حل پیش کیا جاتا ہے۔ مفتی محمد عارف اور مفتی اسامہ رمضان اس شعبہ کو انتہائی جانفشانی سے چلا رہے ہیں۔ مسائل حاضر ہو کر زبانی، تحریری، ڈاک کے ذریعے اور فون پر بھی مسائل پوچھ سکتے ہیں۔

2.6- کمپیوٹر لیب اور کمپیوٹر کورسز کا اجراء

جامعہ ہذا میں طلباء کے لیے باقاعدہ طور پر کمپیوٹر کورسز کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ دینی علوم میں ماہر طلباء و فضلاء آلات جدیدہ مفیدہ پر بھی کامل دسترس حاصل کر سکیں۔ اس سلسلے میں کمپیوٹر لیب کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ مولانا شاہد اس شعبہ کے نگران اعلیٰ ہیں۔

2.7- شعبہ فلکیات

جامعہ عربیہ سعودیہ میں باقاعدہ طور پر شعبہ فلکیات کام کر رہا ہے، جس کے تحت ہجری کیلنڈر کا اجراء اور تخریج اوقات نماز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سمتِ قبلہ کی تعیین اور چاند دیکھنے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ رمضان شریف میں اوقاتِ سحر و افطار کی تعیین کی جاتی ہے، نیز اس فن کو سکھانے کے لیے باقاعدہ کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مولانا نبیل احمد اس شعبہ کے انچارج ہیں۔

2.8- مرکز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

میٹرک درس نظامی کی دو سالہ کلاس درجہ اولیٰ کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، سرگودھا سے منسلک ہے۔ ایف اے اور بی اے کی ڈگری کے حصول کے لیے مدرسہ کے طلباء درس نظامی کے ساتھ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، میانوالی ریجنل سنٹر سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس طرح جامعہ عربیہ سعودیہ مذہبی و عصری تعلیم کی خدمات انجام دے رہا ہے۔

3- کتب خانہ سعودیہ

تقریباً سو سال قبل تھل کے ریگستان میں مولانا ابوالسعد احمد خان نے اپنی ذاتی جائیداد سے خطیر رقم خرچ کر کے نایاب و نادر کتابوں کے انتہائی قیمتی ذخیرہ پر مشتمل کتب خانہ سعودیہ قائم کیا۔ جس کی دھوم بہت مختصر وقت میں پورے برصغیر میں پھیل گئی۔ دور دور سے علماء، صلحاء اور طلباء و محققین سفر کر کے اس علمی خزانہ سے استفادہ کرنے کے لئے تشریف لاتے اور اپنی علمی تشنگی مٹاتے۔ صاحب رود کوثر تحریر کرتے ہیں کہ مغربی پاکستان میں سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ نے بڑی وسعت پائی اور کئی خانقاہیں قائم ہوئیں۔ ان میں خانقاہ سراجیہ مجددیہ نقشبندیہ کنڈیاں، ضلع میانوالی جس کے موجودہ سربراہ جامع علم و عرفان مولانا ابوالخلیل خان محمد ہیں، اس لئے بھی قابل ذکر ہے کہ وہاں کتب صوفیہ بالخصوص نوادر سلسلہ کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔⁹

مولانا ابوالسعد احمد خان نے علم تصوف کو شریعت کے مطابق کرنے کیلئے ضروری سمجھا کہ علوم دینیہ کا ایک جامع کتب خانہ فراہم کیا جائے اور نقد و جرح کے بعد جو بات منہج ہو جائے، اس پر عمل کیا جائے۔ حضرت کے خدام میں اکثریت اجلہ علماء کی تھی۔ مولانا عبدالخالق مرحوم، بانی دارالعلوم کبیر والا، مفتی محمد شفیع مرحوم سرگودھا اور مولانا صدر الدین، بانی خانقاہ سراجیہ ہری پور ہزارہ جیسے محقق علماء شریک محفل رہتے تھے۔ ایسے حالات میں آراء کا اختلاف لازمی تھا اور اس اختلاف کو اجماع کی صورت تبدیل کرنے کے لیے ایک بہت بڑے کتب خانہ کی ضرورت تھی جو کہ حضرت نے اپنے ذاتی وسائل سے اکٹھا کیا اور اس طرح اپنے خدام علمائے کرام کی تربیت فرماتے تھے۔¹⁰

مولانا انور شاہ کاشمیری مولانا محمد عبداللہ دھیانوی کی دعوت پر یہاں تشریف لائے اور اس عظیم کتب خانہ کو ملاحظہ فرمایا۔ گھنٹوں الماریوں میں پڑی کتابیں دیکھتے رہے۔ اس دوران کتاب "نوادر الاصول حکیم ترمذی" پر نگاہ پڑی تو فرمایا کہ اس کتاب کے دیکھنے کی مدت سے آرزو تھی مگر کہیں دستیاب نہ ہوتی تھی۔ بعد ازاں آپ اس کتاب کو مطالعہ کے لئے دیوبند ساتھ لے گئے۔ آپ نے دیوبند پہنچ کر گرامی نامہ تحریر فرمایا کہ افسوس میں زیادہ عرصہ وہاں نہ ٹھہر سکا کیونکہ ماہ مبارک صیام سر پر تھا، ورنہ چندے اور قیام کرتا، تاہم جتنا وقت وہاں گزرا اس کو میں

مغنمات زندگی سے شمار کرتا ہوں۔¹¹ مولانا محمد یوسف بنوری نے اس خانقاہ شریف اور لائبریری کے لیے فرمایا تھا کہ جی چاہتا ہے کہ علمی کام کے لیے آدمی خانقاہ شریف میں آجائے کیونکہ ہر طرح کا سکون اور یکسوئی جس طرح وہاں میسر ہے، کراچی جیسے مصروف شہر میں اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا، پھر جبکہ اتنا عظیم اور جامع کتب خانہ بھی دسترس میں ہو۔¹²

مولانا ابوالسعد احمد خان نے اپنے وصیت نامہ میں تحریر فرمایا کہ خانقاہ کا کتب خانہ بفضلہ تعالیٰ اپنی وسعت اور کتابوں کی کثرت و نفاست کے لحاظ سے پنجاب کا ایک بے مثال معہد علمی بن گیا ہے۔ اس کی شان رفعت کو برقرار رکھنے کے لیے اس کو اس کی تمام الماریوں اور کمرے سمیت وقف کیا جاتا ہے۔ اس کے متولی بھی مولوی محمد عبداللہ صاحب مذکور ہونگے۔ اب اس کتب خانہ اور اس کے متعلقہ سامان اور کتابوں میں تو ریٹ اور تملیک اور تقسیم جاری نہ ہوگی۔¹³ کتاب خانے میں کتابیں اور مخطوطات موجود ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

3.1- کتابیں

کتب خانہ سعدیہ میں مختلف علوم و فنون کے حوالے سے کئی نادر کتابیں اور قیمتی و نادر نسخے موجود ہیں، جیسے فن تفسیر میں اہم تفاسیر میں سے تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر روح المعانی، تفسیر کبیر، تفسیر در منثور، تفسیر خازن، تفسیر معالم، تفسیر بیضاوی، تفسیر جمیل قدیم نادرہ طباعت میں موجود ہیں۔ تفسیر حسینی کا خوشخط نسخہ کتب خانہ کی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث ہے۔ اسی طرح کتب احادیث کا مجموعہ اور ان کی شروحات کتب خانہ کی زینت ہیں، جیسا کہ الجامع الصحیح البخاری کی کئی دیدہ زیب طباعتیں، شرح عینی، شرح عسقلانی، شرح قسطلانی، بخاری شریف بحاشیہ سندھی مطبوعہ استنبول قابل دید ہے۔ اسی طرح مسلم شریف، جامع الترمذی کی معیاری شروحات، سنن ابوداؤد کی چار مبسوط شروحات، موطا امام مالک کی پانچ شروحات، جن میں سے مصنفی اور مسویٰ اور دیگر کتب احادیث صحاح بمعہ حواشی و شروح موجود ہیں۔ نیز مستدرک حاکم، سنن کبریٰ، بیہقی، مسند دار قطنی، مسند دارمی، مسند طرابلسی، مسند امام احمد بن حنبل، شرح معانی الآثار از طحاوی، نیل الاوطار از شوکانی کی دیدہ زیب طباعتیں موجود ہیں۔ مسند حمیدی کا بہترین نسخہ کتب خانہ کی شان بڑھا رہا ہے۔

کتب اسماء الرجال کے حوالہ سے نادر نسخے مثلاً الاصابہ لابن حجر، طبقات کبیر لابن سعد، اور تہذیب التہذیب کی قدیم گراں قدر طباعتیں محفوظ ہیں۔ فقہ حنفی کے حوالہ سے متداول کتب کا شاندار ذخیرہ محفوظ ہے۔ شرح وقایہ، الہدایہ، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ شامی، البحر الرائق، فتح القدر کے خوبصورت ایڈیشن اور شرح السیر کبیر از امام سرخسی اور المسبوط از امام محمد کتب خانہ کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی ہیں۔ اسی طرح فقہ شافعی کے حوالہ سے

کتاب الام، شرح المہذب، فقہ ظاہری کی المحلی بالآثار، فقہ حنبلی کی کشف اور المغنی لابن قدامہ کئی جلدوں میں کتب خانے میں شامل ہیں۔ اسی طرح دیگر علوم و فنون میں اصول حدیث، فقہ، عقائد و کلام سیر و مغازی، تصوف و سلوک، طب و حکمت، لغت و ادب، صرف و نحو اور معانی و بیان وغیرہ کی کتب بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ الفیہ ابن مالک کی آٹھ شرح، قاموس کی شرح تاج العروس 10 جلد، اتحاف السادہ المتقین شرح احیاء علوم الدین 10 جلد، نوادر الاصول حکیم ترمذی، رسالہ قیشریہ، امام قیشری مطبوعہ مصر 4 جلد، شارح الانوار، قاضی عیاض بھی قابل ذکر ہیں¹⁴۔

خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے مدرسہ عربیہ سعودیہ میں بھی ایک جدید، خوبصورت اور بڑی لائبریری تعمیر کروائی ہے جو شعبہ تجوید و قرأت کی عمارت کے اوپر دوسری منزل پر واقع ہے۔ اسی لائبریری کو حضرت نے اپنا ذاتی دفتر بھی قرار دے رکھا ہے اور جب خانقاہ میں موجود ہوں، تو نماز فجر کے بعد یہاں رونق افروز ہوتے ہیں۔ یہ جدید لائبریری تینیں الماریوں پر مشتمل ہے، جس میں سترہ موضوعات پر تین ہزار سے زائد کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ یہ کتب خانہ اس قدیمی کتب خانے کے علاوہ ہے، جو مولانا ابوالسعد احمد خان نے قائم کیا تھا۔

3.2- مخطوطات

مخطوطات کسی بھی قوم کا فکری ورثہ ہوتے ہیں۔ ان کو جمع کرنے، ان کا خیال رکھنے اور ان سے استفادہ کرنے والی قوم نہ صرف فکری میدان میں اعلیٰ مقامات پر فائز ہوتی ہے، بلکہ عملی میدان میں بھی دیگر اقوام سے بلند رہتی ہے۔ محمد حسین تسبیحی تحریر کرتے ہیں کہ کتب خانہ میں گراں قدر قلمی نوادرات بھی موجود ہیں۔ جو اہر التفاسیر جیسے مخطوطات کی موجودگی کی بدولت شاید یہ کتب خانہ دنیا کے ممتاز کتب خانوں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دوسو کے قریب مخطوطات اس کتب خانے کی زینت ہیں۔¹⁵

عربی اور فارسی زبان میں نادر و نایاب مخطوطات جو کہ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد، سیرت، تصوف، فلسفہ اور دیگر موضوعات پر خانقاہ سراجیہ کی عظیم الشان قدیم لائبریری میں موجود ہیں، جیسا کہ حدیث کے موضوع پر شرح السنہ از علامہ بغوی، عربی قلمی نسخہ، فقہ و فتاویٰ میں فتاویٰ فیروزی از حافظ فیروز محمد بن حامد، قلمی عربی نسخہ، سیرت کے موضوع پر نثر الجواہر از مرزا خان، قلمی عربی نسخہ، عقائد میں درۃ المفاتر از مولانا عبد الرحمان جامی، سواء السبیل از مولانا کلیم اللہ جہاں آبادی، قلمی عربی نسخہ، تصوف کے موضوع پر متن الحکم از قاضی نور محمد اور روح الانوار از مولانا عبد الرحمان، قلمی عربی نسخہ، فلسفہ پر سیر السماء از عبد العزیز بن احمد، قلمی عربی نسخہ، فصاحت و بلاغت کے موضوع پر نعیم الوجیز از مولانا غلام محمد، قلمی فارسی نسخہ، رد قادیانیت کے موضوع پر خزائنہ الرسوم از

خواجہ محمد بن عبدالرحیم، قلمی عربی نسخہ وغیرہ موجود ہیں۔ ان مخطوطات سے علماء، طلباء اور محققین مستفید ہونے اور دراز کا سفر کر کے آتے ہیں۔ دور حاضر کے محققین کو خانقاہ کھانا اور رہائش بھی مفت فراہم کرتی ہے، جو اس خانقاہ کی علم دوستی کا بین ثبوت ہے۔

3.3- تصنیفی خدمات

خانقاہ سراجیہ نے علم دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے عقائد، تصوف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشائخ کے حالات، ان کی تعلیمات اور مختلف ادوار میں اپنے متعلقین اور حکام و امراء کو لکھے گئے مکتوبات کے حوالے سے کتابوں کی اشاعت اور تصنیفات کا باقاعدہ اہتمام فرمایا ہے، جن میں سے اب تک شائع ہونے والی کتابوں، رسائل اور تراجم کی فہرست پیش کی جا رہی ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	کتاب	مؤلف	مترجم	ناشر	سن اشاعت
1.	تحفہ سعیدیہ	مولانا محبوب الہی	-	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	1973ء
2.	تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ	ڈاکٹر نذیر احمد رانجھا	-	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2003
3.	تفسیر چرنی	مولانا یعقوب چرنی	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2005
4.	عقائد اہل سنت والجماعۃ	مفتی محمد طاہر مسعود	-	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2007
5.	ایضاح الطریقہ	شاہ غلام علی دہلوی	مولانا منظور احمد	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2008
6.	مکاتیب شریفہ شاہ غلام علیؒ	شاہ رؤف احمد مجددی	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2009
7.	تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت (پنجاب)	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	-	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2009
8.	ایقاظ الصائم فی شرح الحکم	احمد بن محمد عیوبیؒ	محی الدین نظامیؒ	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2010
9.	ہدایۃ الطالبین	شاہ ابوسعید دہلوی	مولوی نور احمد	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2011
10.	مقامات خواجہ خواجگان خان محمدؒ	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	-	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2011
11.	کنز الہدایات	خواجہ باقر عباسی	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	2011

2011	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	کلیم اللہ جہان آبادیؒ	سنگول کلیسی	.12
2012	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	مولانا عماد الدین	وسیۃ القبول الی اللہ والرسول	.13
2013	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	مرتب محمد نذیر رانجھا	-	صحائف مرشدیہ	.14
2014	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	حافظ نذیر احمد	حضرات کرام نقشبندیہ	.15
2014	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	محمد حامد سراج	ہمارے بابا جی خواجہ خان محمدؒ	.16
2014	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	تاریخ و تذکرہ خواجگان نقشبند	.17
2015	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر نذیر احمد رانجھا	مجدد الف ثانی	مکتوبات امام ربانی	.18
2015	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	مرتب: صاحبزادہ محمد اعظمؒ	مکتوبات شریفہ حضرت خواجہ سیف الدین نقشبندیؒ	.19
2015	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	جمال مرشدیہ	.20
2015	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	مفتی محمد طاہر مسعود	وظائف سراجیہ	.21
2015	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	خواجہ خلیل احمد	اسباق سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ	.22
2016	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	خواجہ خلیل احمد	ڈائری حضرت خواجہ خان محمدؒ	.23
2016	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	شاہ عبدالرحیم دہلوی	رسائل حضرت شاہ عبدالرحیمؒ	.24
2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	تاریخ و تذکرہ خانقاہ سرہند شریف	.25
2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	تاریخ و تذکرہ خانقاہ مظہریہ دہلی	.26

2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	تاریخ و تذکرہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زکی شریف	27.
2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	مولانا فخر الدین علی	رشحات عین الحیات	28.
2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	جامع مولانا محمد فرخ	مکتوبات سعیدیہ	29.
2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	مکتوبات خواجہ عثمان	مجموعہ فوائد عثمانی	30.
2017	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	ضیاء الدین سہروردی	آداب المریدین	31.
2018	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	-	در المعارف (ملفوظات حضرت شاہ غلام علی دہلوی)	32.
2018	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	-	رسائل مولانا محمد یعقوب چرنی	33.
2018	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا	احمد غزالی	بحر الحقیقہ	34.
2020	خانقاہ سراجیہ کنڈیاں	-	محمد بن سلیمان ہزولی	دلائل الخیرات	35.

4- مرکز تحفظ ختم نبوت

سید عطا اللہ شاہ بخاری نے جب مجلس احرار اسلام کا شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت قائم کیا، تو بانی خانقاہ مولانا ابو السعد احمد خان نے مجلس احرار اسلام اور امیر شریعت کی نہ صرف بھرپور حمایت کی، بلکہ اپنا مکمل عملی تعاون بھی پیش کیا اور تادم آخر یعنی اپنے سال وفات 1941ء تک اس کی ہمہ جہتی سرپرستی فرماتے رہے۔¹⁶ حضرت کے انتقال 1941ء کے بعد مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی مسند نشین ہوئے۔ آپ نے بھی عقیدہ ختم نبوت میں حضرت اقدس کے حکم سے پھر پور جد جہد کی اور فدا یان ختم نبوت کی پوری پوری پشت پناہی کی۔ گرفتاریوں اور احتجاج میں متوسلین خانقاہ سراجیہ نے بھرپور حصہ لیا۔

مولانا محمد عبداللہ 1952ء کوچ کے ارادہ سے تشریف لے جا رہے تھے۔ وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کی کراچی میں کی گئی تقریر کے خلاف احتجاج شروع ہوا۔ مظاہرے اور جلسے شروع ہو گئے۔ حکومت کی جانب سے کارکنوں اور مظاہرین کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی۔ ان حالات کے پیش نظر حضرت اقدس نے حج کا ارادہ ملتوی فرمادیا

اور راستہ سے واپس تشریف لا کر اپنے متوسلین کو ملک بھر میں اس تحریک کا ساتھ دینے کی ہدایات جاری فرمائیں اور فرمایا کہ اس وقت حج سے زیادہ ضروری تحریک تحفظ ختم نبوت میں شرکت ہے۔¹⁷ علامہ طاہر نے تحریر کرتے ہیں کہ یہ وقت تھا کہ بڑے بڑے مخالفین مرزائیت بلوں میں دیکے ہوئے تھے اور ڈیفنس میں خفیہ علمی معاونت سے بھی پرہیز کر رہے تھے۔ ایسے وقت میں مولانا عبداللہ کے طرز عمل نے اہل علم میں ایک قسم کی جان پیدا کر دی اور وہ سب لوگ آپ کی توجہ سے اس کام میں شب و روز مصروف و متوجہ ہو گئے۔¹⁸

خواجہ خان محمد کو بر ملا اعلان حق کرنے اور میانوالی اجلاس منعقد کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت قبلہ تعمیل ارشاد کے پیش نظر قید و بند کی صعوبتوں سے بے نیاز میانوالی تشریف لے گئے۔ 15 اپریل 1953 خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیا۔ پہلے میانوالی جیل میں رہے، پھر 28 اپریل کو بورٹل جیل لاہور منتقل کر دیئے گئے۔¹⁹ پھر وہاں سے 11 اگست کو سنٹرل جیل منتقل کر دیا گیا۔ 1953ء کی تحریک میں خانقاہ سراجیہ کے متوسلین میں سے مولانا غلام غوث ہزاروی نے لاہور میں تحریک ختم نبوت کو خوب سنبھالا دیا اور اپنی تقاریر سے مسلمانوں کے جذبات کو خوب گرمایا۔ حکومت نے مولانا غلام غوث ہزاروی کو جہاں ملیں، گولی مارنے کا حکم جاری کیا۔ آپ سیدھے خانقاہ سراجیہ پہنچے۔ حضرت اقدس نے اپنے معتمد صوفی احمد یار کی ذمہ داری میں دیکر حفاظت کا انتظام فرمایا۔²⁰

مولانا عبداللہ کا وصال جون 1956ء میں ہوا اور خواجہ خان محمد خانقاہ کے تیسرے مسند نشین قرار پائے۔ آپ عقیدہ تحفظ ختم نبوت کو دین کی اساس گردانتے تھے۔ مولانا محمد یوسف بنوری نے امارت مجلس تحفظ ختم نبوت اس شرط پر قبول فرمائی کہ میرے ساتھ نائب امیر خواجہ خان محمد ہوں گے۔ خواجہ خان محمد 5 ربیع الاول 1394ھ / 9 اپریل 1974ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر اول مقرر ہوئے۔ 29 مئی 1974 کو اسٹیشن ربوہ پر قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر حملہ کر دیا۔ ملک میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔²¹ 29 مئی 1974 سے شروع ہونے والی تحریک ختم نبوت بلاخر 7 ستمبر 1974 کو پاکستان کی پارلیمنٹ کے فیصلے پر منج ہوئی، جس میں مرزا قادیانی کے ماننے والے کے دونوں گروپ، لاہوریوں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔²²

خواجہ خان محمد نے مولانا محمد یوسف بنوری کی قیادت میں بھرپور انداز میں قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا اور ان کی وفات کے بعد چینوٹ کے ہال میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ 27 دسمبر 1977ء بمطابق 16 محرم 1398ھ زیر صدارت مولانا محمد حیات، خواجہ خان محمد کو تین سال کے لئے مرکزی امیر منتخب کر لیا گیا۔²³ 1974ء کی تحریک اور قومی اسمبلی کے متفقہ فیصلہ کے بعد مرزائیوں کی کمر ٹوٹ گئی۔ (ربوہ) چناب نگر میں مسلمانوں کا داخلہ ممکن ہو گیا۔ 28 جون 1974 چناب نگر میں مسلم کالونی ہاؤسنگ اسکیم قائم ہوئی جس میں مجلس

تحفظ ختم نبوت نے 9 کنال اراضی حاصل کر کے 7 جولائی کو خواجہ خان محمد کے دست مبارک سے اس پر مدرسہ کا افتتاح کر دیا گیا اور پھر 23-24 اکتوبر 1982ء پہلی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔²⁴

1983 میں قادیانیوں کی جارحیت میں اضافہ ہوا۔ سیالکوٹ سے مولانا اسلم قریشی کو اغواء کر لیا گیا۔ 20 مئی 1983 کو ملک گیر یوم احتجاج منایا گیا اور سیالکوٹ میں یوم دعا کے لئے عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔²⁵ اس احتجاج نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی۔ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان قائم ہوئی اور بلا آخر 27 اپریل 1984 کو "روالپنڈی چلو" کی کال دی گئی۔ بلاخر 26 اپریل 1984 کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے کامیاب مذاکرات ہوئے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984 کا اجراء ہو گیا اور قادیانیت کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔²⁶ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی رو سے قادیانی اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔

تحفظ ختم نبوت کی تحریک 1953ء، 1974ء اور 1984ء میں حضرت خواجہ خان محمد کا کردار قائدانہ رہا ہے۔ آپ کی امارت کا 35 سالہ دور فتوحات اور بے پناہ وسعتوں کا دور ہے۔ آپ کی شبانہ روز جدوجہد مثالی تھی۔ آپ نے طویل مشکلات برداشت کیں اور پے در پے اسفار کئے۔ اندرون اور بیرون ملک قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا۔ آپ نے ختم نبوت کے مشن کے لئے دنیا بھر میں دورے کئے، جن میں برطانیہ، ڈنمارک، سویڈن، ماریشس، ناروے، کینیڈا، سپین، فرانس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ آپ شدید علالت میں بھی برطانیہ سمیت دیگر ملکوں میں ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں میں تشریف لے جاتے تھے۔²⁷ آپ کے عہد امارت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا سلسلہ عالمی سطح پر پھیل گیا۔ مختلف زبانوں میں ختم نبوت کا لٹریچر شائع ہو کر تقسیم ہونے لگا۔ آپ کی تمام زندگی تحفظ ختم نبوت کیلئے وقف تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد جیسے فرائض کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے اعمال سے ہے اور ختم نبوت کا تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک سے ہے۔ ختم نبوت کی پاسبانی براہ راست ذات اقدس ﷺ کی خدمت کے مترادف ہے۔ خواجہ خان محمد کی وفات مئی 2010ء کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا عزیز احمد مدظلہ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ ہیں جو اس جماعت کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی دینے کے لیے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔

5- مدارس اور دینی جماعتوں کی سرپرستی

اس خانقاہ کے مشائخ نے شاہ ولی اللہ کی فکر پر مختلف مدارس عربیہ کی ہمیشہ سرپرستی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ خانقاہ شریف کی زیر نگرانی و سرپرستی قابل ذکر مدارس جو علوم و فنون کی ترقی میں گامزن رہے، مندرجہ ذیل ہیں:

دارالعلوم کبیر والا، مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی، مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی، مدرسہ عثمانیہ ورکشاپی محلہ راولپنڈی، مدرسہ سراجیہ نورث عباس، دارالعلوم مجددیہ مانکی شریف، مدرسہ عربیہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ۔ علاوہ ازیں آپ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی مجلس عاملہ کے ممبر بھی رہے۔²⁸ خواجہ خان محمد نے 2001ء میں قادیانیوں سے قانونی جنگ کے بعد حاصل ہونے والے مرکز جامع مسجد ختم نبوت اور جامع تجوید القرآن تحفظ ختم نبوت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی بنیاد رکھی اور اسکی مکمل سرپرستی فرمائی۔ آپ نے ہزاروں دینی مدارس، دینی جماعتوں اور درجنوں دینی رسائل و جرائد کی سرپرستی فرمائی۔

خواجہ خان محمد نے ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر سینکڑوں خطبات و بیانات رقم فرمائے جو ملکی و غیر ملکی مجلات میں طبع ہوتے رہے۔ جیسا کہ مقدمہ برائے کتاب "روداد مقدمہ مرزائیہ بہاول پور"، (مطبوعہ 1408ھ، جلد 1: ص 29-38)، خطبہ صدارت چنیوٹ کی چھبیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں پڑھا گیا (منعقدہ 26، 27، 28، دسمبر 1978ء)۔²⁹ مقدمہ روئیداد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (1408ھ طبع ہو کر تقسیم ہوا)³⁰۔ تقریظ "کتاب تسکین الصدور فی احوال الموتی فی البرزخ والقبور" مؤلفہ مولانا محمد سرفراز خان صفدر، افتتاحیہ، کتاب آئینہ قادیانیت "مؤلفہ مولانا اللہ وسایا، تقریظ کتاب "مناظرے" مؤلفہ مولانا اللہ وسایا اور تحریری پیغام برائے تیرہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم، برطانیہ³¹۔ دورہ بھارت 1983 کے حالات واقعات جو آپ نے لاہور پہنچ کر جامعہ مدنیہ میں ارشاد فرمائے جو انٹرویو کی صورت میں شائع ہوئے³²۔ تقریظ کتاب "اصحاب محمد کا مدبرانہ دفاع" مؤلفہ مولانا بشیر احمد حامد حصاروی، تقریظ کتاب "عقائد اہل سنتہ والجماعت" مؤلفہ مفتی محمد طاہر مسعود، تقریظ کتاب "فیضان معصومیہ" مؤلفہ صوفی اشفاق اللہ واجد، تقریظ کتاب "تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ" مؤلفہ نذیر احمد انجم، مضمون زیر عنوان "7 ستمبر ایک تاریخ ساز دن"³³۔ خطبہ صدارت بر موقع ستائیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ دسمبر 1979ء³⁴۔ خطبہ صدارت بر موقع انتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ³⁵۔

6- مکتوبات کے ذریعے حکام بالا، علماء کرام اور عوام الناس کو دعوت دین

مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی نے جس طرح امراء، حکام اور علمائے کرام کے نام مکتوبات کے ذریعہ تبلیغ اسلام اور ترویج و اشاعت دین کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں، اسی طرح خانقاہ سراجیہ کے شیوخ نے اپنے دور میں اشاعت اسلام اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خدمات انجام دیں۔ صرف خواجہ خان محمد کے حکام بالا اور علماء کو لکھے گئے مکتوبات مندرجہ ذیل ہیں، جیسا کہ مکتوب گرامی بنام صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق³⁶، مکتوب گرامی بنام وزراء قومی اتحاد (22 دسمبر 1978)، مکتوب گرامی بنام میر خلیل الرحمان روزنامہ جنگ (30 جولائی

(1979)، مکتوب گرامی بنام فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز، مکتوب بنام فضیلۃ الشیخ الملک فہد بن عبدالعزیز سعودی عرب (14 جون 1982)، مکتوب بنام ممبران قومی و صوبائی اسمبلی و سینٹ (22 مارچ 1985)، مکتوب بنام ممبران قومی، صوبائی اسمبلی و سینٹ (2 دسمبر 1988)، صدر پاکستان اسحاق خان کے دور میں حکومت کی قادیانیت نوازی پر کھلائط³⁷، مکتوب بنام فضیلۃ الشیخ الملک عبداللہ سعودی عرب بر موقع (100 سے زائد قادیانیوں کی سعودی عرب میں گرفتاری)۔³⁸ مکتوب بنام چیئرمین سینٹ فاروق ایچ نائیک، اسپیکر قومی اسمبلی ڈاکٹر فہمیدہ مرزا، وزیر قانون بابر اعوان۔³⁹

ان مکاتیب کے علاوہ آپ نے اپنے مریدین و متوسلین کو ہزاروں مکاتیب شریفہ تحریر فرمائے، جو کتابی صورت میں طبع ہو چکے ہیں، جیسا کہ تحائف مرشدیہ اور صحائف مرشدیہ۔

7- سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے فروغ میں خدمات

خانقاہ سراجیہ کے شیوخ نے عوام الناس، علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقے کی ظاہری و باطنی تربیت فرمائی۔ ان مشائخ نے اپنے دور میں نامور رجال تیار کیے، جنہوں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے فروغ اور اصلاح معاشرہ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس خانقاہ سے تربیت یافتہ کچھ حضرات تو مشائخ خانقاہ سراجیہ کے ساتھ رہے اور کچھ حضرات نے اپنے شیخ کے حکم سے اپنے علاقوں میں جا کر باقاعدہ خانقاہی نظام کی آبیاری کی، لوگوں کو اللہ اللہ سکھائی اور ابھی تک یہ سلسلہ قائم و دائم ہے۔ ان حضرات کے خلفائے عظام اور خانقاہیں مندرجہ ذیل ہیں:

7.1- خلفائے عظام مولانا ابوالسعد احمد خان

مولانا ابوالسعد احمد خان نے 1920ء سے 1941ء تک تقریباً اکیس برس خانقاہ سراجیہ کی مسند کو رونق بخشی۔ آپ کے دو صاحبزادے اور تین بیٹے خلفاء تھے۔⁴⁰ خلفاء کے نام مندرجہ ذیل ہیں: حضرت خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی⁴¹ مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا قاضی صدر الدین⁴²، حاجی میاں جان محمد، مولانا سید عبدالسلام احمد شاہ، مفتی عبدالغنی، مولانا حکیم عبدالرسول، مولانا سید مغیث الدین، مولانا محمد زمان، شیخ محمد مکرانی، مولانا محمد یوسف مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی⁴³، مولانا نذیر احمد عرشی دھنولوی⁴⁴، سید مختار احمد شاہ، مولانا سید جمیل الدین احمد میرٹھی ثم بہاولپوری، مولانا پیر سید لعل شاہ جھنگ، مولانا احمد دین گیلوی ضلع سرگودھا، کلیم حافظ چن پیر، مولانا عبدالستار، مولانا سراج الدین رانجھا، مولانا نصیر الدین گوی، میاں اللہ دتہ سرکانہ، حضرت فقیر سلطان سرکانہ، مولانا مفتی عیم الاحسان⁴⁵، مولانا مہر دین احمد، حضرت علی بہادر، ڈاکٹر محمد شریف، مستری ظہور الدین، مولانا نور احمد، حاجی عبدالوہاب، میاں محمد قریشی لاکل پوری، ملک اللہ یار، مستری نیاز احمد۔⁴⁶

7.2- خلفائے عظام مولانا عبد اللہ گدھیانوی

مولانا عبد اللہ 7 جون 1956 کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ آپ نے تقریباً 15 سال آٹھ ماہ اور پندرہ روز مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ آپ کے پس ماندگان میں ایک صاحبزادی، ایک صاحبزادہ مولانا حافظ محمد عابد اور دس خلفاء شامل ہیں،⁴⁷ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں: حضرت مولانا ابو الخلیل خواجہ خان محمد، حاجی میاں جان محمد، مولانا سید پیر عبد الطیف شاہ، مولانا قاضی شمس الدین ہری پور⁴⁸ مولانا عبد الحلق، مولانا محمد امان اللہ، مفتی عطا محمد چودھوان⁴⁹، مولانا محمد مکرانی، حافظ سعد اللہ خان خاکوانی اور حکیم عبد المجید احمد سیفی۔

7.3- خلفائے عظام خواجہ خان محمد

اس خانقاہ پر سب سے زیادہ کام کرنے کا موقع خواجہ خان محمد کو ملا۔ آپ 1956ء سے 2010ء تک تقریباً چوں سال تک پاکستان میں امام تصوف سمجھے جاتے رہے۔ خواجہ خان محمد کے سولہ خلفا مندرجہ ذیل ہیں: مولانا نذر الرحمان، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا نظر شاہ کشمیری، مولانا مفتی احمد سعید، حضرت حافظ احمد سعید، بھکر، مولانا محبوب الہی، مولانا احمد دین، دادڑ کلاں ضلع ساہیوال، مولانا احمد رضا خان بجنوری، مولانا غلام محمد جھنگ، مولانا غلام علی، خوشاب، مولانا عبد الغفور، ٹیکسلا، مولانا محب اللہ، لورالائی، مولانا گل حبیب، لورالائی، حاجی عبد الرشید، رحیم یار خان، حافظ قطب الدین، ساہیوال اور ماسٹر محمد شادی خان، گوجرانوالہ⁵⁰۔

7.4- خانقاہ سراجیہ سے متعلق خانقاہیں

خانقاہ سراجیہ کے شیوخ نے جن حضرات کو خلافت سے سرفراز فرمایا، ان میں سے چند حضرات نے اپنے شیوخ کے حکم اور اجازت سے مختلف مقامات پر خانقاہیں بنائیں اور اپنے شیوخ والا ہی طرز عمل اختیار کیا۔ ان حضرات کی قائم کردہ خانقاہیں مندرجہ ذیل ہیں: خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ صدریہ، عید گاہ ہری پور ہزارہ، بانی خانقاہ مولانا قاضی محمد صدر الدین خلیفہ مجاز مولانا ابو السعد احمد خان، خانقاہ سراجیہ بنگلہ دیش، ڈھاکہ، بانی خانقاہ مولانا سید عبد السلام احمد، خلیفہ مجاز مولانا ابو السعد احمد خان، خانقاہ عالیہ کلکتہ، بنگلہ دیش، بانی خانقاہ سید عمیم الاحسان، خلیفہ مجاز خواجہ ابو السعد احمد خان، خانقاہ سراجیہ بنانی اور دھان منڈی ڈھاکہ، بنگلہ دیش، بانی خانقاہ ڈاکٹر محمد علی، خلیفہ مجاز مولانا محمد عبد اللہ، خانقاہ سراجیہ، اس کے علاوہ خواجہ خان محمد کے خلفائے عظام کی خانقاہیں مندرجہ ذیل ہیں: بانی خانقاہ مولانا حبیب گل، ژوب، کوئٹہ، خانقاہ سعدیہ نقشبندیہ مجددیہ، ٹیکسلا، بانی خانقاہ مولانا عبد الغفور قریشی، خانقاہ سراجیہ سعدیہ، مولانا محب اللہ، لورالائی، بلوچستان اور مولانا نذر الرحمان، تبلیغی مرکز، رائیونڈ، لاہور۔

8- اطاعت الہی اور اتباع سنت رسول ﷺ

اہل تصوف نے ہمیشہ اپنے عقائد، تصورات اور اعمال کی بنیاد قرآن و سنت ہی کو ٹھہرایا ہے۔ اس حوالے سے خانقاہ سراجیہ کے شیوخ کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ حضرات خود عمل پیرا ہو کر متوسلین کو بھی عمل کی جانب گامزن کرتے تھے، جیسا کہ قاضی نمٹس الدین رقمطراز ہیں کہ ہر چند کہ شریعت و طریقت ایک ہی منزل مقصود کی دو راہیں ہیں۔ ایک طرف علماء و فقہاء بھی جب کبھی سلوک و درویشی کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو ان کا قدم بھی جاوہ اعتدال سے ہٹ جاتا ہے اور وہ اپنے سلسلہ کی رسومات کی ادائیگی میں اتنا اہتمام اور شدت اختیار کر جاتے ہیں کہ اتباع سنت کا دامن ہاتھ سے جاتا رہتا ہے اور بدعات کو طریقت سمجھتے ہوئے اعتقادی اور عملی معصیتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں مگر مولانا ابوالسعد احمد خان اس سے مختلف تھے۔ آپ کا ہر عمل سنت کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا اور اپنے متبعین کو بھی اتباع سنت کی تلقین و تاکید فرماتے تھے۔ یہ بھی فرماتے ہیں کہ علمائے ظواہر لوگوں کے کانوں کو سخت نصیحت کرتے ہیں اور ارباب قلوب لوگوں کے دل کو مخاطب کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی باطنی توجہ اور صحبت کا اثر یہ تھا کہ اہل معاصی کو حضرت کی صحبت کی برکت سے اپنے معاصی سے خود نفرت ہو جاتی تھی۔⁵¹

علامہ طاووت فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی (مولانا عبداللہ لدھیانویؒ) مجلس میں بیٹھ کر ہمیشہ شریعت کی پابندی اور پاسداری ہی کا سبق سیکھا اور سلسلہ مجددیہ یا دوسرے بزرگوں کا جو بھی ذکر سنا، صرف یہی سنا کہ وہ کس قدر پابند سنت، کس قدر بدعت سے پرہیز کرنے والے اور کس قدر پابند شریعت تھے۔⁵² لباس میں سنت کا اہتمام اس قدر تھا کہ اسے حضرت والا کی کرامت ہی پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ آپ کا جسم مبارک ذرا بھاری بھر کم تھا اور قوی الجشہ آدمی کا تہبند عموماً سرک کر ٹخنوں سے نیچے ہو جایا کرتا ہے، مگر کسی وقت بھی آپ کا تہبند ٹخنوں سے نیچے تو درکنار ان کے متصل بھی دیکھنے میں نہیں آیا، بلکہ ہمیشہ چار یا پانچ انگشت اونچا ہی رہتا تھا۔ آپ کی اصلاح کا انداز نہایت ہی مصلحانہ تھا۔ اتباع شریعت کے اہتمام میں اس قدر سرگرم تھے کہ مسجد آنے یا نکلنے والے کا قدم اگر بے خیالی میں سنت کے خلاف پڑ جاتا تو بلا کر اسے نرمی سے سمجھاتے کہ داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر کرنا اور نکلنے وقت بائیں پاؤں باہر رکھنا چاہیے۔⁵³

اتباع سنت نبوی ﷺ کے حوالے سے خواجہ خان محمدؒ مکتوب بنام مولانا غلام یسین میں تحریر فرماتے ہیں کہ اصل دین قرآن و سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر مبنی ہے۔ یہی عقیدہ اور عمل امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی تحریک تجدید الف ثانی کا طرہ امتیاز ہے۔ اتباع سنت کے صراط مستقیم پر گامزن

رہنا چاہیے۔⁵⁴ موجودہ سجادہ نشین خواجہ خلیل احمد مدظلہ بھی ہر صورت میں اطاعت الہی اور سنت نبویؐ کی اتباع کا جذبہ برقرار رکھے ہوئے ہیں اور اپنے متوسلین کو بھی اس بات کی تلقین کرتے ہیں۔

9- کثرت عبادت اور خاموش مزاجی

عبادت، مجاہدہ اور ریاضت خانقاہی نظام کی ضرورت اور شان ہے۔ تسبیح خانہ اور مسجد میں ہر وقت ذکرین ذکر اذکار، مراقبہ اور تلاوت قرآن میں مصروف کار نظر آتے ہیں، یہ سب خاموشی کے ساتھ ہونا ناممکن ہے کیونکہ خانقاہوں میں ہمہ مزاج لوگ اصلاح نفس کے لیے حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ خانقاہ سراجیہ کو ایک انفرادیت حاصل ہے کہ اس کی بنیاد سے لے کر آج تک یہاں پر نہ تو عرس و جلسہ ہوتا ہے اور نہ شور شرابہ والی کیفیت کبھی نظر آتی ہے۔ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد ختم خواجگان بھی روزانہ پڑھا جاتا ہے۔ عصر کی نماز کے بعد خاص طور پر مکتوبات امام ربانی کے ذریعے سے لوگوں کو تصوف اور اسلامی شریعت سے آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔

10- رمضان المبارک میں خصوصی عبادات اور دعاؤں کا انتظام و اہتمام

خانقاہ سراجیہ کی ایک اور خصوصیت رمضان شریف میں یہاں قیام اللیل اور مجاہدے کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔ ہر عشرے میں رات کو ایک قاری تراویح میں قرآن مجید سناتا ہے۔ ہر چار رکعت تراویح کے بعد کچھ دیر مراقبہ کیا جاتا ہے، اس کے بعد اگلی چار رکعت تراویح، یوں سحری کے وقت کے قریب بیس رکعت تراویح اختتام پذیر ہوتی ہے اور پھر دعا ہوتی ہے، پھر سالکین روزہ رکھ کر تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کرتے ہیں۔ اس کے بعد ختم خواجگان، شمائل ترمذی کا درس، مراقبہ اور پھر نماز اشراق کی ادائیگی۔ اس کے بعد آرام کا وقت۔ اس طرح رمضان شریف میں یہاں تین ختم قرآن نماز تراویح میں سننے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ایسا خوبصورت نظم پورے پاکستان میں خانقاہ سراجیہ میں ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ آخری عشرے میں تو عبادات کا خوب سماں ہوتا ہے۔ پورے پاکستان سے سالکین یہاں اعتکاف کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور قسمت والوں کو اعتکاف بیٹھنے کی اجازت ملتی ہے۔ ہر وقت یہاں لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ تمام افراد کے لیے افطاری و سحری کا انتظام لنگر شریف سے ہی ہوتا ہے۔ ماہ صیام میں یہ عبادات اور مجاہدے کا نظم بانی خانقاہ مولانا ابوالسعد احمد خان نے شروع کیا تھا۔ آپ کے متوسلین رمضان میں خانقاہ شریف پر آجایا کرتے تھے اور پورا مہینہ عبادت الہی میں مصروف رہتے تھے۔⁵⁵ ابھی تک وہی نظام مشائخ خانقاہ سراجیہ نے قائم رکھا ہوا ہے۔

11- دینی سیاست پر اثرات

خانقاہ سراجیہ نے سیاسی حوالے سے اجتماعی طور پر دین اسلام کے غلبے کے لیے ملک کے رائج شدہ اس نظام کو استعمال کرنے کے لئے جمیعت علمائے اسلام پاکستان کی ہمیشہ سرپرستی فرمائی، لیکن اس خانقاہ کے بزرگوں نے خود

کبھی بھی ملکی انتخابات میں حصہ لیا اور نہ ہی اپنے خاندان والوں کو اس کی اجازت دی اور نہ ہی سیاسی طور پر کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائی۔

12۔ دعوتی منہج

خانقاہ کے مشائخ نے اثر پذیری کا ایک غیر روایتی اسلوب اختیار کیا۔ یہ حضرات اس بات سے آگاہ تھے کہ دینی عمومی لوازم و فرائض تقریباً تمام اہل اسلام پر واضح ہیں۔ اس لئے دعوت و اصلاح کے آلہ کے طور پر آپ نے فصیح و بلیغ کلام نہیں، بلکہ علمی و عملی پختگی، ورع و تقویٰ اور انابت الہیہ کے تواتر اور تسلسل کو اصلاح احوال کے سبب کی حیثیت سے اختیار کیا کیونکہ غافل مسلمان کو تبلیغی بیانات سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اخلاص نیت اور ضبط نفس کے حوالے سے اس کی کردار سازی کی جائے، چنانچہ ان حضرات نے دینی مدارس کے علمی جمود کو توڑ کر ان میں عملی تربیت، قلبی طہارت، روحانی ریاضت، دینی حمیت، نبوی سیاست اور عصری بصیرت کے اثرات مرتب کئے، دوسری جانب سیاسی عمائدین کے عملی نفاق، بد عہدی اور عوام کی بدخواہی کو اپنی رضا کارانہ دینی خدمات اور بے لوث قربانیوں سے راہ راست پر لانے کی کوشش کی اور اسی طرح عوام الناس پر مجالس ذکر، پنختہ کردار اور دینی استقامت کے ذریعے سے اثر انداز ہوئے۔

اس کے ساتھ خانقاہ کے شیوخ نے خانقاہی دعوتی طریق کار کو مجر دراہ سلوک و طریقت کے منہج سے نکال کر اس میں شرعی علوم کی ترویج و تنظیم، اصلاح معاشرہ کی رغبت و اہمیت، مکمل اتباع سنت کے اجتماعی رجحان کو اپنے ہم عصر علماء و مصلحین کے ساتھ مل کر اجاگر کیا اور امت مسلمہ میں ملی اتحاد و اتفاق کا علم بلند کیا۔

13۔ فلاحی ورفاہی کام

غریب اہل علاقہ کی فلاح و بہبود کے لیے خانقاہ شریف پر ابو الخلیل ڈسپنسری کا اہتمام کیا گیا ہے، جہاں ماہر ڈاکٹر ڈیوٹی پر موجود ہوتے ہیں۔ خواتین کے لیے خصوصی طور پر مفت علاج معالجہ کی سہولت موجود ہے۔ لنگر خانہ سے عامتہ الناس مستفید ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عید الاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانیوں کے ذریعے علاقہ کے غریب لوگوں تک گوشت پہنچایا جاتا ہے۔

14۔ موئے مبارک

خواجہ خان محمد کے دور سے خانقاہ شریف میں رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک بھی ہیں، جو چاندی کے شوکیس میں موم میں لگا کے رکھے گئے ہیں۔ یہ موئے مبارک حکیم صاحب نابینا دہلوی سے ملا تھا⁵⁶۔ ہر سال ستائیس رمضان المبارک کو خانقاہ تشریف لانے والوں کو ان کی زیارت کا موقع میسر آتا ہے۔

خلاصہ بحث

بانی خانقاہ مولانا ابوالسعد احمد خان، ان کے جانشین مولانا عبداللہ لدھیانوی، پھر خواجہ محمد اور موجودہ سجادہ نشین خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے اس خانقاہ کی آبیاری اور لوگوں کے تزکیہ نفس کی ذمہ داری نبھانے کی کماحقہ کوشش کی ہے۔ ان بزرگوں کی زندگی اصلاح معاشرہ، دین کی اشاعت و خدمت، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے فروغ، مدارس عربیہ اور دینی جماعتوں کی سرپرستی، فلاحی ورفاہی کاموں، اللہ اللہ کرنے کرانے میں اور ختم نبوت کے تحفظ میں گزری۔ ان بزرگوں کے حلقہ ارادت میں زیادہ تر تعداد علماء کرام کی رہی ہے۔ ان حضرات نے پوری زندگی اطاعت خداوندی اور اتباع سنت نبوی ﷺ میں گزاری اور لوگوں کو بھی اسی کی تلقین کی۔

خانقاہ کے شیوخ نے کبھی خانقاہ پر عرس، جلسوں اور صد سالہ پروگراموں وغیرہ کا اہتمام نہ کروایا اور نہ ہی مروجہ تقریروں اور بیانات کا طرز عمل اختیار کیا۔ خانقاہ پر لوگوں کا ہجوم تو ہوتا ہے لیکن خاموشی بھی ساتھ ہوتی ہے۔ ان حضرات کا فیض لوگوں نے اسی خاموشی میں ہی وصول کیا۔ یہ حضرات اپنے دور کے بہت بڑے لوگوں میں سے تھے، جن سے عجم تو کیا، عرب کے لوگ بھی روحانی طور پر مستفید ہوئے۔ اکابر ثلاثہ کے اخلاص اور دعاؤں کی برکت سے آج بھی اس خانقاہ شریف کا فیض جاری و ساری ہے۔ یہ خانقاہ آج بھی اسی منہج پر قائم و دائم ہے، جس منہج پر اس خانقاہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اور یہ ہر عام و خاص کے لئے ان کی مذہبی، فکری، علمی، سیاسی اور خصوصاً روحانی تربیت کا عظیم مرکز اور مرجع الخلاق ہے۔

نتائج بحث

مقالہ ہذا سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. خانقاہ سراجیہ عائدہ الناس کے لیے عموماً اور علمائے کرام کے لیے خصوصاً مذہبی، علمی، سیاسی اور روحانی حوالے سے ایک معیار رہی ہے۔ اس خانقاہ کے مشائخ علمی، عملی، سماجی اور اصلاحی حیثیت سے نہایت موثر شخصیات کے مالک رہے ہیں۔
2. اصلاح معاشرہ کے لیے خواص سے رابطہ کے لیے خانقاہ کے مشائخ نے مجدد الف ثانی کی طرز پر مکتوبات کا سلسلہ اختیار فرمایا۔
3. مشائخ نے خانقاہی نظم کو روایتی مجرد راہ طریقت سے نکال کر اس میں شرعی تعلیم، معاشرتی اصلاح اور مکمل اتباع سنت کے رجحان کو اجاگر کیا اور امت مسلمہ کو ملی اتحاد کی جانب مائل کیا۔
4. خانقاہ سراجیہ مدارس اور دینی جماعتوں کی ہمیشہ سرپرستی فرماتی رہی ہے، نیز فلاحی ورفاہی کاموں میں بھی

حصہ لیتی ہے۔

5. عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ان حضرات نے عملی طور پر سیاست کے میدان میں قدم رکھا اور قائدانہ کردار ادا کیا۔

6. خانقاہ کے شیوخ نے دعوت کا غیر روایتی اسلوب اختیار کرتے ہوئے عملی پختگی اور تقویٰ کے توازن و تسلسل کو اصلاح احوال کے سبب کی حیثیت سے اختیار کیا، کیونکہ غافل مسلمان کو بیانات سے زیادہ اخلاص نیت، ضبط نفس اور پاکیزہ کردار کی ضرورت ہے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَوْلَا أَعْلَمْتُهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْعَثُ إِلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ مَسْنَةٍ مِّنْ مُّجِدِّدٍ لِّهَا دِينَهَا» رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ الحاکم، محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، (دارالکتب العلمیہ، بیروت - 1411 - 1990)، رقم الحدیث: 8592۔
- Al-Hâkim, Muhammad bin Abd Allāh, Al-Mustadrak 'ala al-Ṣaḥeeḥayn, Beirut: Dār al-Kutub al-Elamiya, 1411 - 1990, Ḥadith No: 8592.
- 2 رانجھا، نذیر احمد، ڈاکٹر، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، (جمعیۃ پبلیکیشنز لاہور، 2018)، ص 29۔
- Ranjha, Nazir Ahmad, Dr., History and Tazkira Khānqah Sirājiyyah Naqshbandīyah Mujadīyah, Lahore: Jamiat Publications, 2018, P: 29.
- 3 حافظ، لدھیانوی، متاع لے بہا، (بیت الادب، بھصل آباد)، ص 129۔
- Hafiz, Ludhianwī, Matay Baybaha, Faisalabād: Bait-ul-Adub, P: 129.
- 4 Muhammad umer kirmani, Lt. Col., Biographical encyclopedia of Pakistan, Lahore: B.E.P, 1996-97, P: 880.
- 5 رانجھا، نذیر احمد، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 532۔
- Ranjha, Nazir Ahmad, History and Mention of Khānqah Sirājiyyah, P: 532.
- 6 نذیر احمد، حافظ، جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان، (مسلم اکادمی، لاہور، 1392ھ/1972ء)، ص 351۔
- Nazir Ahmad, Hafiz, Review of Madrasa Arabia West Pakistan, Lahore: Muslim Academy, 1392 AH/1972, P: 351.
- 7 محبوب الہی، مولانا، تحفہ سعدیہ، کنڈیاں، (خانقاہ سراجیہ، میانوالی، 2015)، ص 128۔
- Maḥbub Elahi, Mawlānā, Tuḥfah e Sadia, Kundian, Mianwali: Khānqah Sirājiyyah, 2015, P: 128.
- 8 طاہت، علامہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز، ماہنامہ الصدیق، (ملتان، ذوالحجہ 1375ھ/ اگست 1956)، ص 32-33۔
- Talut, Allama, Hazrat Mawlānā Muhammad Abd Allāh Quddisa sirruhū 'ul-Azīz, Monthly Al-Ṣaddīq, Multān: Dhul-Hijjah 1375 AH/August 1956, P: 33-32.
- 9 شیخ محمد اکرام، رود کوثر، (ادارہ ثقافت اسلام، لاہور، 1990)، ص 664۔
- Sheikh Muhammad Ikram, Raud e Kausar, Lahore: Institute of Islamic Culture, 1990, P: 664.
- 10 قاضی محمد شمس الدین، خانقاہ سراجیہ کا عظیم دینی کتب خانہ، چند ضروری توضیحات، (فکر و نظر، ج 9، ش 6، 1971)، ص 467-468۔
- Qazi Muhammad Shamsuddin, The Great Religious Library of Khānqah Sirājiyyah, A Few Necessary Explanations, Fikr o Nazar, Vol. 9, No. 6, 1971, P: 468-467.
- 11 محبوب الہی، مولانا، تحفہ سعدیہ، ص 202-203۔
- Maḥbub Elahi, Mawlānā, Tuḥfah e Sadia, P: 203-202.
- 12 مولانا خان محمد، مشفق استاد، ہفت روزہ خدام الدین، (لاہور، سید بنوری نمبر)، ص 89-90۔

- Mawlānā Khan Muḥammad, Mushfiq Ustad, Weekly Khuddam ud Dīn, (Syed Banuri No.) Lahore,P: 90-89.
- 13 محبوب الہی، مولانا، تحفہ سعدیہ، (کنڈیاں، میانوالی، دسمبر 1997)، ص 124۔
Maḥbub Elahi, Mawlānā, Tuḥfah e Sadia, Mianwali: December 1997,P: 124.
- 14 محمد نذیر، راجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 443-442۔
Muḥammad Nazīr, Ranjha, History and Tazikra Khānqah Sirājīyyah,P: 443-442.
- 15 محمد حسین تسبیحی، کتابخانہ ہائے پاکستان، اسلام آباد، (مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، 1977)، جلد اول، ص 514۔
Muḥammad Hussain Tasbihi, Kitabkhana Hay Pakistan, Islāmabad,P:ersian Iran and Pakistan Research Center, 1977, Volume I,P: 514.
- 16 سید محمد معاویہ بخاری، شیخ المشائخ نمبر، مجلہ صفدر، رمضان المبارک 1431ء (مظہریہ دارالمطالعہ، حق چار اکیڈمی گجرات)، ص 524۔
Syed Muḥammad Muawiyah Bukhari, Shaykh al-Mashaikh No., Majilla Safdar, Ramadan 1431. Muzahriyah Dar ul Mutalia, Haqq Chār Academy Gujarat,P: 524.
- 17 مولانا اللہ وسایا، مجلہ صفدر، شیخ المشائخ نمبر، ص 112۔
Mawlānā Allah Wasāya, Mujilla Safdar, Sheikh Al-Mushaikh No.,P: 112.
- 18 طاہوت، علامہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز، ماہنامہ الصدیق، (ملتان، ذوالحجہ 1375ھ / اگست 1956ء)، ص 92۔
Talat, Allama, Hazrat Mawlānā Muḥammad Abd Allāh Quddisa sirruhū 'ul-Azīz, Monthly Al-Ṣaddīq, Multān:Dhul-Hijjah 1375 AH / August 1956,P: 92.
- 19 محبوب الہی، مولانا، تحفہ سعدیہ، ص 389۔
Maḥbub Elahi, Mawlānā, Tuḥfah e Sadia,P: 389.
- 20 مولانا اللہ وسایا، تحریک ختم نبوت 1953ء، (ادارہ تالیفات ختم نبوت، لاہور، 2008)، ص 441-440۔
Mawlānā Allah Wasāya, Tehrik Khatm -e- Nabuwwat 1953, Lahore:Institute of Talīfāt Khatm-e-Nubuwwat, 2008,P: 441-440.
- 21 مولانا اللہ وسایا، تذکرہ خواجہ خواجگان، 2010، ص 49۔
Mawlānā Allah Wasāya,Tazkira Khwāja Khwājagān,2010,P:49.
- 22 ایضاً، ص 56۔
Ibid,P:56.
- 23 ایضاً، ص 65۔
Ibid,P:65.
- 24 محمد اسماعیل، شجاع آبادی، مولانا، لولاک خواجہ خواجگان نمبر، حضرت خواجہ خان محمد، ص 570۔
Muḥammad Ismail, Shujā Abadi, Mawlānā, Maulāk Khwāja Khwājagān No., Hazrat Khwāja Khan Muḥammad,P: 570.
- 25 اللہ وسایا، مولانا، تذکرہ خواجہ خواجگان، ص 102۔
Allah Wasāya, Mawlānā, Tazikrah Khwāja Khwājagān,P: 102.
- 26 ایضاً، ص 111-109۔
Ibid,P: 111-109.
- 27 روزنامہ اسلام، (راولپنڈی، 2 جون 2010ء)۔
Daily Islam, Rawalpindi: June 2, 2010.
- 28 محبوب الہی، مولانا، تحفہ سعدیہ، خانقاہ سراجیہ، (میانوالی، شعبان 1418ھ / دسمبر 1997ء)، ص 42۔
Maḥbub Elahi, Mawlānā, Tuḥfah e Sadia, Khānqah Sirājīyyah ,Mianwali: Sha'ban 1418 AH/December 1997,P: 42.
- 29 ہفت روزہ خدام الدین، (لاہور، 19 جنوری 1979ء)، ص 9-14۔
Weekly Khuddam ud Dīn,Lahore :19 January 1979,P: 9-14.
- 30 نقشبندی، نذیر احمد، حافظ، حضرات کرام نقشبندیہ، 1431، ص 328-344۔
Naqshbandī, Nazīr Aḥmad, Hazrat e Kram Naqshbandīyah,1431,P: 344-328.
- 31 ہفت روزہ ختم نبوت، (کراچی، 14 اگست 1998)، ص 9۔
Weekly Khatm-e-Nubuwwat, Karachi :August 14, 1998,P: 9 .
- 32 ہفت روزہ نقیب ملت، (لاہور، یکم جون 1983)، ص 9-11۔
Weekly Naqīb Millat, Lahore:June 1, 1983,P: 11-9.
- 33 اللہ وسایا، مولانا، تذکرہ خواجہ خواجگان، ص 246-240۔
Allah Wasāya, Mawlānā, Tazikrah Khwāja Khwājagān,P: 246-240.
- 34 ایضاً، ص 255-261۔
Ibid,P: 255-261.

- Ibid,P: 261-255.
- اللہ وسایا، مولانا، تذکرہ خواجہ خواجگان، ص 280-289
Allah Wasāya, Mawlānā, Tazkira Khwāja Khwājagān, P: 289-280. 35
- ایضاً، ص 247-251. 36
- Ibid,P: 251-247.
- ہفت روزہ لولاک، ج 30، ش 21، ستمبر 1993۔
Weekly Laulak, Vol. 30, No. 21, September 1993. 37
- اللہ وسایا، مولانا، تذکرہ خواجہ خواجگان، ص 328-332۔
Allah Wasāya, Mawlānā, Tazikra Khwāja Khwājagān ,P: 332-328. 38
- ایضاً، ص 334-336۔ 39
- Ibid,P:336-334.
- محمد نذیر رانجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 78 -
Muhammad Nazīr Ranjha, History and Tazkira Khānqah Sirājiyyah, P:78. 40
- محبوب الہی، مولانا، تحفہ سعدیہ، ص 344-380۔
Maḥbub Elahi, Mawlānā, Tuḥfah e Sadia, P: 380-344. 41
- محمد نذیر رانجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 100-101۔
Muhammad Nazīr Ranjha, History and Tazikrah Khānqah Sirājiyyah, P:101-100. 42
- ایضاً، ص 105-106۔ 43
- Ibid,P: 106-105.
- ایضاً، ص 110-116۔ 44
- Ibid ,P: 116-110.
- ایضاً، ص 128-129۔ 45
- Ibid,P: 129-128.
- ایضاً، ص 175۔ 46
- Ibid,P: 175.
- ایضاً، ص 358۔ 47
- Ibid,P: 358.
- محبوب الہی مولانا، تحفہ سعدیہ، ص 394۔
Maḥbub Elahi Mawlānā, Tuḥfah e Sadia, P: 394. 48
- ایضاً، ص 396۔ 49
- Ibid,P: 396.
- محمد نذیر رانجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 401-402۔
Muhammad Nazīr Ranjha, History and Tazikra Khānqah Sirājiyyah, P: 402-401. 50
- ایضاً، ص 37۔ 51
- Ibid ,P: 37.
- طالوت، علامہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز، ماہنامہ الصدوق، ص 30۔
Talut, Allama, Hazrat Mawlānā Muḥammad Abd Allāh Quddisa sirruhū 'ul
Azīz, Mahnamā Al-Ṣaddīq, P: 30. 52
- محمد نذیر رانجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 268۔
Muhammad Nazīr Ranjha, History and Tazikra Khānqah Sirājiyyah ,P: 268. 53
- محمد نذیر رانجھا، ڈاکٹر، صحائف مرشدیہ، مکتوب 6/287، ص 197۔
Muhammad Nazīr, Ranjha, Dr., Ṣaḥaif e Murshīdiyāh, Maktoob 287/6, P: 197. 54
- محمد نذیر رانجھا، تاریخ و تذکرہ خانقاہ سراجیہ، ص 80۔
Muhammad Nazīr Ranjha, History and Tazikra Khānqah Sirājiyyah, P:80. 55
- اللہ وسایا، لولاک، خواجہ خواجگان نمبر، بیاد شیخ المشائخ مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد، (عالمی مجلس تحفظ حتم
نبوت، ملتان، 2010ء)، ص 55۔
Allah Wasāya, Laulak, Khwāja Khwājagān No., Bayad Sheikh Al-Mashaikh
Murshid 'ul - ul ama, Hazrat Mawlānā Khwāja Khan Muḥammad, Aālmī Majlis
Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat, Multān: 2010, P: 55. 56